روایت اور جدیدیت کی کشمکش [آخری قسط]

عالم اسلام پر جدیدیت پسند مسلم مفکرین کا حملہ یونانی فکر و فلسفے کے حملے اور تاتاریوں کی یلغار سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ یونانی فلسفہ، غالب، تہذیبی قوت نہیں تھا اور تاتاری نہ کسی تہذیب کے وارث تھے نہ انھوں نے اپنی تاخت و تاراج کی بنیاد کسی مذہب، فکر، فلسفہ پر استوار کی تھی۔ اس لیے مسلم فکر کو نظریاتی ہزیمت کا سامنا کرنا نہ پڑا اور اس کی علمیاتی بنیادیں قرآن، سنت اور اجماع کو کبھی تہس نہس نہیں کیا جا سکا لیکن مسلم جدیدیت پسندی جو مغرب کی غلام ہے بیرونی حملہ آوروں سے زیادہ خطرناک ہے۔ ان تمام جدیدیت پسندوں کا بنیادی استدلال یہ ہے۔ ''ہمیں مغرب کی مثبت چیزوں کو قبول کر لینا چاہیے''۔ ان کی ایک اہم دلیل یہ جملہ ہے کہ ''مغرب سراسر شر نہیں بہت کچھ خیر بھی ہے، یہ خیر اسے اسلام سے ملا ہے۔ مغرب کی تہذیب و ترقی پر مسلم اُمہّ کا ردعمل حقیقت پسندانہ نہیں ہے اور حالات کے معروضی تقاضوں سے مطابقت نہیں رکھتا''۔ معروضی تقاضوں کی اصطلاح ایک کافرانہ اصطلاح ہے جو قرآن و سنت کی تحریف کے نتیجے میں طلوع ہوتی ہے۔ معروضی تقاضے وہی ہیں جس کے تحت یوسف القرضاوی نے مسلم امریکی فوجیوں کو افغانستان سمیت دنیا کے کسی بھی ملک میں امریکی عسکری یلغار میں حصہ لینے کی لامحدود اجازت دی اس اجازت میں حدود حرم اور روضۂ نبوی کی تحدید عائد کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی۔ عالم اسلام میں جدیدیت پسندوں کے قائد منکرین حدیث ہیں، منکرین حدیث کے اصل فکری قائد عالم عرب میں توفیق صدقی اور ہندوستان میں احمد دین امرتسری ہیں۔ مشرقی اور پرویز صاحب کا فکر احمد دین کا چربہ ہے۔ لغات القرآن مرتب کرتے ہوئے پرویز صاحب نے بھرپور کوشش کی کہ جید علماء میں سے کوئی پیسے لے کر لغات القرآن پر اپنا نام شائع کرنے کی اجازت دے دے تاکہ شرار بولہبی کو چراغ مصطفوی سے روشنی مل سکے لیکن وہ ناکام رہے۔ پرویز صاحب موسیقی سے خاص شغف رکھتے تھے اور پاکستان چھوڑ کر جانا چاہتے تھے کیونکہ ان کی گمراہ کن قرآنی فکر کو کسی سطح پر قبولیت حاصل نہ ہو سکی جس کا انھیں شدید صدمہ تھا۔ ان کو زندگی بھر ایک بھی کام کا آدمی نہ ملا جو ان کی فکر کو آگے بڑھاتا۔ جعفر شاہ پھلواری سے انھیں بہت امیدیں تھیں لیکن ان کی متلون مزاجی سے وہ مطمئن نہ تھے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ جدیدیت پسند اور منکرین حدیث مدرسہ، مسجد، خانقاہ کی نعمتوں سے محروم رہتے ہیں۔ مسجد آباد کرنے کے لیے نفس کی قربانی دینی پڑتی ہے اور جدیدیت پسندوں کے یہاں نفس کی پرستش ہی حاصل زندگی ہے جسے قرآن شرک سے تعبیر کرتا ہے۔ اس شمارے میں احمد دین امرتسری، غازی دھرم پال، امت مسلمہ امرتسر، شیخ عبدہٗ، سرسید، عبداللہ چکڑالوی، اسلم جیراج پوری، عرشی امرتسری، عمر احمد عثمانی، علامہ طاہر مکی، مصر کے وسطانیہ مکتب فکر کے محمد الغزالی، علامہ یوسف القرضاوی اور ان کے سیاسی گروہ جماعت وسطانیہ کی فکر کا جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ تحقیقی سلسلہ کم از کم ایک ہزار صفحات میں مکمل ہوگا۔

☆منکرین حدیث کے درمیان نمازوں کی تعداد پر شدید اختلافات

☆احمد دین امرتسری صاحب کے مکتبہ فکر اور نظریات پر اہم معلومات

☆عبداللہ چکڑالوی صاحب کے فرقے کے بارے میں اہم تفصیلات

☆غلام احمد پرویز صاحب کی لغات القرآن کے بارے میں اہم انکشافات